S_1996_5_711_718

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

دلیپ کمار ترپتی اور دیگران۔وغیرہ

بنام۔

ریاست اوریسا اور دیگران

10 ستمبر 1996

کے۔رامسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

سروس کا قانون: اڑیسہ ریاستی پولیس-سپاہیوں کے عہدے کے لیے بھرتی-مقرر کردہ اصول اور طریقہ کار-اشتہار جاری کیا گیا-سلیکشن کمیٹی نے 225 امیدواروں کی فہرست تیار کی-چھ اپیلانٹس کے علاوہ تمام دیگر امیدواروں کو تعینات کیا گیا اور فہرست ختم ہوگئی-خالی آسامیاں اب بھی موجود ہیں-200 امیدواروں کی دوسری فہرست جو پہلے بھرتی کے امتحان میں شامل ہوئے تھے-اپیلانٹس کو چھوڑ کر صرف 16 افراد کو مقرر کیا گیا تھا-منعقد کیا گیا، کسی بھی عوامی عہدے پر تقرری بالکل شفاف اور منصفانہ ہونی چاہیے اور مقررہ طریقہ کار کے مطابق ہونی چاہیے-مجاز اتھارٹی عمر کی حد میں نرمی کر سکتی ہے، اگر وقت گزرنے سے روک دی گئی ہو، اور دوسری فہرست میں امیدواروں کی درخواستوں پر غور کر سکتی ہے۔-ہدایات جاری کی گئیں۔

مدعا علیہ ریاست نے سپاہی کے عہدے پر بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کرتے ہوئے ایک اشتہار جاری کیا۔سلیکشن کمیٹی نے 225 امیدواروں کی فہرست تیار کی تھی اور مخصوص زمرے سے تعلق رکھنے والے چھ امیدواروں کے علاوہ سب کا تعینات کیا گیا تھا۔

اس کے بعد، سپاہی کیڈر میں موجودہ خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے، جواب دہندگان نے ان افراد میں سے 200 امیدواروں کی ایک نئی فہرست تیار کی جو پہلے بھرتی امتحان میں حاضر ہوئے تھے۔لیکن صرف 16 افراد کو عارضی تقرری دی گئی اور درخواست گزاروں سمیت دیگر افراد کو بھرتی کرنے کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی گئی، حالانکہ آسامیاں موجود تھیں۔

اپیل کنندگان جن کے نام تازہ فہرست میں تھے لیکن خالی آسامیوں کی دستیابی کے باوجود انہیں بھرتی نہیں کیا گیا تھا، اس دلیل کے ساتھ ٹریبونل سے رجوع کیا کہ اتھارٹی کا فیصلہ من مانی ہے۔ٹریبونل نے جواب

دہندگان کو ہدایت کی کہ وہ خالی آسامیوں کی دستیابی کے تابع تازہ فہرست میں سے باقی امیدواروں کا تعینات کریں۔ٹریبونل نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ پہلی فہرست مقررہ طور پر تشکیل دی گئی سلیکشن کمیٹی نے تیار نہیں کی تھی۔نیز، یہ نئی فہرست سپاہیوں کی منتقلی کے بغیر تیار نہیں کی جانی چاہیے تھی۔لیکن ٹریبونل نے دونوں فہرستوں کے مطابق کی گئی تقرریوں کو کالعدم قرار دینے سے انکار کردیا۔اس لیے یہ اپیلیں۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: **1.1.** کسی بھی عوامی عہدے پر تعیناتی بالکل شفاف اور منصفانہ ہونی چاہیے اور مقررہ طریقہ کار کے مطابق ہونی چاہیے۔یہاں تک کہ ایڈہاک تقرریوں کی بھی جہاں تک ممکن ہو حوصلہ افزائی نہیں کی جانی چاہیے اور ان پر تب ہی عمل کیا جانا چاہیے جب عوامی ضروریات کی ضرورت ہو اور مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق تقرری میں کافی طویل وقت لگے اور عہدوں کو نہ بھرنا عوامی مفاد کے خلاف ہوگا۔(**717**-سی-ڈی)

1.2. موجودہ معاملے کے حقائق اور حالات میں، ان امیدواروں میں سے دوسری فہرست تیار کرنے کی قطعی ضرورت نہیں تھی جو پہلے کیے گئے امتحانات میں حاضر ہوئے تھے، خاص طور پر جب اس وقت کوئی خالی جگہ دستیاب نہیں تھی۔غلطی کرنے والے افسران کے من مانی فیصلے نے ریاست کی پوری پولیس انتظامیہ کو بدنام کردیا ہے۔(**717**-ای)

1.3. مقررہ طریقہ کار کے برعکس تیار کردہ امیدواروں کی فہرست کو مکمل طور پر ختم کرنا ہوگا۔سپاہیوں کے عہدے پر تقرری کے لیے تیار کردہ امیدواروں کی دوسری فہرست کو منسوخ کردیا جاتا ہے اور اس کے تحت کی جانے والی کوئی بھی تقرری بھی منسوخ کردی جاتی ہے۔جواب دہندگان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ دستیاب خالی آسامیوں کی تعداد کا اشارہ کرتے ہوئے اشتہار جاری کریں اور مقررہ طریقہ کار کے مطابق درخواست دہندگان کی موزونیت کا فیصلہ کریں اور پھر زیر بحث عہدوں کو پر کرنے کے لیے اقدامات کریں۔وقت گزرنے کے ساتھ اگر دوسری فہرست میں شامل افراد میں سے کسی کی عمر اس دوران روک دی گئی ہے اور اگر وہ جاری کیے جانے والے نئے اشتہار کے مطابق سپاہی کے عہدوں کے لیے درخواست دیتے ہیں تو مجاز اتھارٹی عمر کی حد میں نرمی کرسکتی ہے اور قانون کے مطابق ان کے معاملے پر غور کرسکتی ہے۔(**717**-ایف-ایچ)

2.1. اعلی درجے کے پولیس افسران جو نظم وضبط فورس کے رکن ہونے کا دعوی کرتے ہیں، نے مقرر کردہ اصولوں اور طریقہ کار کے برخلاف سپاہیوں کے عہدے پر تقرریوں کے لیے فہرست تیار کرنے میں

سنگین بے ضابطگیوں کا سہارا لیا ہے اور اگرچہ خالی آسامیاں موجود نہیں تھیں۔اس طرح کا کورس واضح طور پر عوامی مفاد میں نہیں بلکہ کچھ غیر معمولی غور وفکر کے لیے اور کچھ مثبت مقصد کے ساتھ سینکڑوں غریب امیدواروں کو راغب کرنے کے لیے لیا گیا ہے۔غلطی کرنے والے افسران کے اس طرح کے طرز عمل کی مذمت کی جانی چاہیے۔(716-بی-سی)

2.2. اپیل گزاروں نے پہلی فہرست کی تیاری کے ساتھ ساتھ اس کے مطابق کی گئی تقرریوں کی قانونی حیثیت کو چیلنج نہیں کیا تھا۔یہاں تک کہ اس عدالت میں بھی پہلی فہرست کی قانونی حیثیت کو چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔اس لیے دونوں فہرستوں کو منسوخ کرنا پیدا نہیں ہوتا۔(716-ای-ایف)

2.3. ٹریبونل اپنے اس نتیجے میں درست نہیں تھا کہ سلیکشن کمیٹی کا تین اراکین پر مشتمل ہونا ضروری تھا جبکہ کمیٹی جس نے واقعی انتخاب کیا وہ چار اراکین پر مشتمل تھی کیونکہ ٹریبونل نے اس سلسلے میں پولیس ہیڈکوارٹر کی طرف سے جاری کردہ ضمیمہ کو نوٹس نہیں کیا تھا۔(716-جی)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار:**1996** کا دیوانی اپیل نمبر **11763-67**

او۔اے۔نمبر **2252/93,1556/93** وغیرہ میں اڑیسہ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ **21.9.95** کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے کے۔مادھو ریڈی، جے۔کے۔داس اور پی۔این۔مشرا۔

جواب دہندگان کے لیے جینت داس، آر۔کے۔مہتا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک،جسٹس۔اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں اصل درخواست نمبر **2252/93** اور بیچ میں **21** ستمبر **1995** کے اڑیسہ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے حکم کے خلاف کی گئی ہیں۔

اپیل گزاروں نے ٹریبونل کے سامنے درخواستیں دائر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اگرچہ انہیں **9** فروری **1993** کو چھٹی بٹالین میں سپاہی کے عہدے پر تقرری کے لیے تیار کی گئی فہرست میں شامل کیا گیا تھا (جسے اس کے بعد 'دوسری فہرست' کہا گیا ہے) اور اگرچہ خالی آسامیاں موجود تھیں لیکن مذکورہ فہرست میں سے صرف **16** امیدواروں کو **30** مارچ **1993** کو عارضی طور پر مقرر کیا گیا تھا اور مزید تقرری نہیں کی گئی تھی۔اپیل گزاروں کا معاملہ یہ تھا کہ زیر بحث فہرست باضابطہ طور پر بنائی گئی تھی اور سپاہیوں کے عہدے پر خالی آسامیاں ہونے کی وجہ سے اتھارٹی کا عارضی طور پر صرف **16** افراد کی تقرری کا فیصلہ من مانی ہے اور

عارضی تقرری کی حمایت کرنے والوں اور اپیل گزاروں کے درمیان دشمنی پر مبنی امتیازی سلوک رہا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دوسری فہرست کی تیاری سے پہلے بھی مارچ 1992 میں چھٹے بٹالین میں سپاہی کے عہدے پر بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کرنے کا اشتہار جاری کیا گیا تھا اور 1989 کے پولیس آرڈر نمبر 286 کے مطابق سلیکشن کمیٹی نے 31 اکتوبر 1992 کو 225 امیدواروں کی فہرست تیار کی (جسے اس کے بعد 'پہلی فہرست' کہا گیا ہے)۔ مذکورہ فہرست ختم ہو چکی تھی اور مخصوص زمرے سے تعلق رکھنے والے چھ امیدواروں کو چھوڑ کر باقی کو باضابطہ طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ پہلی فہرست ختم ہونے کے فوراً بعد، بٹالین کے کمانڈروں نے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس، اسپیشل آرمڈ پولیس، اڑیسہ، کٹک کو 7 جنوری 1993 کے خط کے ذریعے مطلع کیا کہ انہیں ایک نئی فہرست تیار کرنے اور سپاہی کی کیڈر میں موجودہ خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے کارروائی کرنی چاہیے۔ پولیس کے ڈی آئی جی نے 15 جنوری 1993 کو اپنے خط کے ذریعے کمانڈنٹ کو ہدایت کی کہ وہ ان افراد میں سے تقریباً 200 امیدواروں کی مزید فہرست تیار کریں جو پہلے بھرتی امتحان میں حاضر ہوئے تھے، تاکہ خالی آسامیاں پر کی جا سکیں۔ اس ہدایت کے مطابق 9 فروری 1993 کو ایک نئی فہرست تیار کی گئی۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس نے کمانڈنٹ کو 12 فروری 1993 کے خط کے ذریعے دوسری فہرست سے خالی آسامیوں کو پر کرنے کی ہدایت کی لیکن مذکورہ ہدایت کے باوجود کمانڈنٹ نے صرف دوسری فہرست سے 16 افراد کو عارضی تقرری کے خطوط جاری کیے اور اپیل گزاروں سمیت دیگر کو بھرتی کرنے کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ لہٰذا اپیل گزاروں نے مختلف درخواستوں کے ذریعے ٹریبونل سے رجوع کیا جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے۔ ٹریبونل نے سپاہیوں کی تقرری سے متعلق طریقہ کار پر تبادلہ خیال کیا اور فیصلہ دیا کہ یہاں تک کہ پہلی فہرست جو تیار کی گئی تھی اسے بھی خراب کر دیا گیا تھا کیونکہ زیر بحث سلیکشن کمیٹی کو باضابطہ طور پر تشکیل نہیں دیا گیا تھا۔ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ دوسری فہرست تیار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جب تک کہ چھٹی بٹالین کے سپاہیوں کا تبادلہ نہ کیا جائے اور اس نے مزید کہا کہ انسپکٹر جنرل آف آرمڈ پولیس نے مطلع کیا تھا کہ دوسری فہرست بے قاعدگی سے تیار کی گئی ہے اور اس کا کوئی جواز نہیں ہے اور اس میں سے کسی کو بھی مقرر نہیں کیا جانا چاہیے۔ بالآخر ٹریبونل نے پہلی فہرست کے مطابق کی گئی تقرریوں کے ساتھ ساتھ دوسری فہرست کے مطابق پہلے سے کی گئی تقرریوں کو بھی کالعدم قرار نہیں دیا اور مزید ہدایت کی کہ 30 مارچ 1993 کو دستیاب خالی آسامیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دوسری فہرست کے باقی امیدواروں کا تقرر کیا جائے۔ ان اپیلوں میں ٹریبونل کی مذکورہ ہدایت پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔

شروع میں، اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر کے مادھو ریڈی نے

زور دے کر کہا کہ موجودہ معاملہ روزگار کے ریکیٹ کی ایک واضح مثال ہے جہاں متعلقہ حکام مقرر قابل طریقہ کار پر عمل کیے بغیر سپاہیوں کے عہدے پر تقرری کے لیے فہرستوں کے بعد فہرستیں تیار کرتے ہیں اور پھر کچھ کو تقرری دیتے ہیں۔ مزید تقرری کا خط جاری نہیں کیا گیا تھا اور اس عدالت کی طرف سے مناسب ہدایت جاری کر کے اس طرح کے ریکیٹ کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے۔ جناب مادھو ریڈی نے یہ بھی زور دیا کہ دونوں فہرستوں کو ختم کر دیا جائے اور مناسب حکام کو قانون کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق خالی آسامیوں کو پر کرنے کی ہدایت کی جائے اور تقرریاں اہلیت کے مطابق سختی سے کی جائیں۔ دوسری طرف مدعا علیہ ریاست کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر جینت داس نے کہا کہ پہلی فہرست کی تیاری میں کوئی کمزوری نہیں تھی اور ٹریبونل غلطی سے اس نتیجے پر پہنچا کہ کمیٹی کی تشکیل میں غیر قانونی حیثیت کے بارے میں ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کی طرف سے جاری کردہ ضمیمہ کا نوٹس نہیں لیا گیا، اور اس لیے، پہلی فہرست کے مطابق کی قابل تقرریوں میں اس عدالت کی طرف سے کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک دوسری فہرست کی تیاری اور اس کے تحت کی گئی تقرری کا تعلق ہے، مسٹر داس نے تاہم کہا کہ دوسری فہرست کی تیاری میں کچھ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اور یہ عدالت اس سلسلے میں مناسب ہدایت جاری کر سکتی ہے۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ پہلے سے کی گئی تقرریوں میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ لوگ پہلے ہی کافی عرصے سے ریاست کی خدمت کر چکے ہیں۔

جب 26 فروری 1996 کو مقدمہ داخلے کے لیے درج کیا گیا، تو یہ عدالت اپیل گزاروں کے فاضل وکیل، مسٹر مادھو ریڈی دلیل سے مطمئن ہو کر اور یہ خیال رکھتے ہوئے کہ متعلقہ حکام نے جان بوجھ کر قانون کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کے برعکس لمبی فہرست تیار کی ہے، ظاہر ہے کہ سینکڑوں امیدواروں کو راغب کرنے کے لیے، جواب دہندگان کو نوٹس جاری کیا تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ ان تمام اعلی پولیس اہلکاروں کے خلاف سختی کیوں نہیں کی جانی چاہیے جو اپنے ہی ضابطوں کے خلاف تقرری کرنے کے لیے اپنے عہدوں کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔ مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کی جانب سے ایک جوابی حلف نامہ دائر کیا گیا ہے جس میں پولیس کے اے آئی جی، اڑیسہ اسٹیٹ پولیس ہیڈ کوارٹر، کٹک، اڑیسہ کے سنجیو مارک نے حلف لیا ہے کہ دوسری فہرست تیار کرنے میں بڑی بے ضابطگی ہوئی ہے اور ریاستی پولیس ہیڈ کوارٹر اور ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کی طرف سے ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ زیر بحث دوسری فہرست سے کوئی تقرری نہ کریں۔ مزید کہا گیا ہے کہ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس پہلے ہی 14 فروری 1996 کو اپنے خط کے ذریعے ریاستی حکومت کو اس وقت کے انسپکٹر جنرل آف پولیس، اسپیشل آرمڈ فورس اور ڈی۔ آئی۔ جی کے خلاف مناسب کارروائی شروع کرنے

کے لیے پیش کر چکے ہیں۔اسپیشل آرمڈ فورس کمانڈنٹ چھٹی بٹالین کو جاری کی گئی ان کی بے قاعدہ ہدایات کے لیے اور ریاستی حکومت (محکمہ داخلہ) نادہندہ افسران کے خلاف محکمہ جاتی کارروائی کرنے کے عمل میں ہے۔مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کی طرف سے دائر کیے گئے مذکورہ حلف نامے کے باوجود اور غلطی کرنے والے افسران کے خلاف مناسب تادیبی کارروائی شروع کرنے کی تجویز کے باوجود، ہمیں یہ جان کر تکلیف ہو رہی ہے کہ ایسے اعلی درجے کے پولیس افسران جو تادیبی فورس کا رکن ہونے کا دعوی کرتے ہیں، نے مقرر کردہ اصولوں اور طریقہ کار کے برخلاف سپاہیوں کے عہدے پر تقرریوں کے لیے فہرست تیار کرنے میں سنگین بے ضابطگیوں کا سہارا لیا ہے اور اگر چہ خالی آسامیاں موجود نہیں تھیں۔اس طرح کا کورس واضح طور پر عوامی مفاد میں نہیں بلکہ کچھ غیر معمولی غور وفکر کے لیے اور کچھ مثبت مقصد کے ساتھ سینکڑوں غریب امیدواروں کو راغب کرنے کے لیے لیا گیا ہے۔غلطی کرنے والے افسران کے اس طرح کے طرز عمل کی مذمت کی جانی چاہیے اور ہمیں امید اور اعتماد ہے کہ ریاست اڑیسہ کو غلطی کرنے والے افسران کے خلاف مناسب تادیبی اقدامات کرنے چاہئیں۔ڈائریکٹر جنرل آف پولیس مستقبل میں اس طرح کی تمام بے ضابطگیوں کو بھی روکے گا، تاکہ نوکری ملنے کی امید اور توقع میں سینکڑوں غریب افراد بالآخر متاثر نہ ہوں۔

اگر چہ اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر کے مادھو ریڈی نے دلیل دی کہ کمیٹی کی طرف سے کی قابل بے ضابطگیوں کے پیش نظر دونوں فہرستوں کو ختم کر دیا جانا چاہیے جیسا کہ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا ہے، لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اپیل گزاروں نے پہلی فہرست کی تیاری کے ساتھ ساتھ اسی فہرست کے مطابق کی قابل تقرریوں کی قانونی حیثیت کو بھی چیلنج نہیں کیا تھا۔یہاں تک کہ اس عدالت میں بھی پہلی فہرست کی قانونی حیثیت کو چیلنج نہیں کیا گیا تھا اور حملے کی واحد بنیاد یہ تھی کہ 30 مارچ 1993 کو موجود خالی آسامیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں کی تقرری کے لیے ٹریبونل کی ہدایت میں مداخلت کیوں نہیں کی جانی چاہیے کیونکہ مذکورہ تاریخ ایک من مانی تاریخ ہے جس کا حتمی ہدایت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔چونکہ پہلی فہرست کو ٹریبونل کے سامنے چیلنج نہیں کیا گیا تھا اور اسے اس عدالت میں بھی چیلنج نہیں کیا گیا ہے، اس لیے ہم کمیٹی کی تشکیل میں بے ضابطگیوں کے حوالے سے ٹریبونل کے مشاہدات کے باوجود دونوں فہرستوں کو کالعدم قرار دینے کے قابل سینئر وکیل مسٹر کے مادھو ریڈی کی عرضیوں سے اتفاق کرنے کے لیے خود کو راضی کرنے سے قاصر ہیں۔اس کے علاوہ ٹریبونل اپنے اس نتیجے میں بھی درست نہیں تھا کہ کمیٹی کا تین ارکان پر مشتمل ہونا ضروری تھا جبکہ کمیٹی جس نے واقعی انتخاب کیا وہ چار ارکان پر مشتمل تھی کیونکہ ٹریبونل نے اس سلسلے میں پولیس ہیڈکوارٹر کی طرف سے جاری کردہ ضمیمہ کو نوٹس نہیں کیا تھا۔تاہم، اس معاملے سے مزید نمٹنا ضروری

نہیں ہے کیونکہ پہلی فہرست کی تیاری اوراس کے مطابق تقرری کی قانونی حیثیت پرخودٹریبونل کے سامنے حملہ نہیں کیا گیا تھا۔

لیکن جہاں تک دوسری فہرست کاتعلق ہے، حالانکہ فریقین کے درمیان تنازعہ یہ ہے کہ آیا جواب دہندگان کودوسری فہرست میں شامل افراد میں سے 30 مارچ 1993 کوموجودخالی آسامیوں کو پر کرنے کی ہدایت کی جائے یایہ خالی آسامیوں کی بنیاد پر ہونا چاہیے جیسا کہ ٹریبونل کے فیصلے کی تاریخ کوموجودتھالیکن دوسری فہرست کی تیاری میں مجموعی غیرقانونیت کے پیش نظر جیسا کہ جوابی حلف نامے میں اشارہ کیا گیا ہے، یہ انصاف کے مفاد میں ہوگا کہ دوسری فہرست کومکمل طور پرختم کیا جائے اور حکام کومقررہ طریقہ کار کے مطابق نیاانتخاب کرنے اور پھرتقرری کرنے کی ہدایت کی جائے۔میرٹ کے مطابق افراد۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ کسی بھی عوامی عہدے پرتقرری بالکل شفاف اور منصفانہ ہونی چاہیےاورمقررہ طریقہ کار کے مطابق ہونی چاہیے۔یہی وجہ ہے کہ یہ عدالت اشارہ کرتی رہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہوایڈہاک تقرریوں کی بھی حوصلہ افزائی نہیں کی جانی چاہیےاوراس پرتب ہی عمل کیا جانا چاہیے جب عوامی ضروریات کی ضرورت ہواورمقررہ طریقہ کار کے مطابق تقرری میں کافی طویل وقت لگے اور عہدوں کو نہ پر کرنا عوامی مفاد کے خلاف ہوگا۔موجودہ معاملے کے حقائق اور حالات میں ان امیدواروں میں سے دوسری فہرست تیار کرنے کی قطعی ضرورت نہیں تھی جو پہلے کیے گئے امتحانات میں حاضر ہوئے تھے، خاص طور پر جب اس وقت کوئی خالی آسامیاں دستیاب نہیں تھیں۔غلطی کرنے والے افسران کے من مانی فیصلے نے ریاست کی پوری پولیس انتظامیہ کوبدنام کردیا ہے۔مقررہ طریقہ کار کے برعکس تیارکردہ امیدواروں کی فہرست کومکمل طور پرختم کرنا ہوگا اوردرحقیقت جیسا کہ جوابی حلف نامے میں اشارہ کیا گیا ہے، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس پہلے ہی ایسی ہدایت جاری کر چکے ہیں۔مذکورہ احاطے میں سپاہیوں کے عہدے پرتقرری کے لیے کمانڈنٹ O.S.A.P، چھٹی بٹالین، کٹک کی طرف سے 9 فروری 1993 کو تیارکردہ امیدواروں کی دوسری فہرست کومنسوخ کردیا گیا ہےاوراس کے تحت کی گئی کوئی بھی تقرری بھی منسوخ کردی گئی ہے۔جواب دہندگان کوہدایت کی جاتی ہے کہ وہ دستیاب خالی آسامیوں کی تعدادکااشارہ کرتے ہوئے اشتہار جاری کریں،اورمقررہ طریقہ کار کے مطابق درخواست دہندگان کی موزونیت کا فیصلہ کریں اور پھر زیر بحث عہدوں کو پر کرنے کے لیے اقدامات کریں۔وقت گزرنے کے ساتھ اگر دوسری فہرست میں شامل افراد میں سے کسی کی عمراس دوران حد سے زیادہ گئی ہےاوراگروہ جاری کیے جانے والے نئے اشتہار کے مطابق سپاہی کے عہدوں کے لیے درخواست دیتے ہیں تو مجاز اتھارٹی ان کی عمر میں نرمی کرسکتی ہے اور قانون کے مطابق ان کے معاملے پرغور کرسکتی

ہے۔ان

اپیلوں کی اجازت مذکورہ بالا ہدایات اور مشاہدے کے ساتھ دی جاتی ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔حکم کی ایک کاپی حکومت اڑیسہ کے چیف سکریٹری اور ڈائریکٹر جنرل آف پولیس،اڑیسہ،کٹک کو ضروری کارروائی کے لیے اور اس عدالت کی رجسٹری کو کی گئی کارروائی کے نتائج کی اطلاع دینے کے لیے بھیجی جاسکتی ہے۔

ایم۔کے۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24